روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | بدھ ۲۸ - جمادی الثانی ۱۴۱۱ھ، ۱۶ - صلح ۱۳۷۰ ہش، ۱۶ - جنوری ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بصیرت کی نظر اور خدا کی حمد

"ایک معمولی انسان، ایک چرواہا، ایک گڈریا، ایک زمیندار کاشتکار یا ایک مزدور اگر بصیرت کی نظر رکھتا ہو تو وہ اپنے روزمرّہ کے کاموں میں بھی خدا کی حمد دیکھ سکتا ہے اور حمد کے ترانے گا سکتا ہے۔ پس علم سے حمد ضرور بڑھتی ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن علم کے بغیر بھی عرفان نصیب ہو سکتا ہے۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آجاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ اُن سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل جدید صفحہ ۱۰)

"اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے لئے چاہا ہے کہ ہر دو لذتیں اٹھائیں بعض وقت دنیوی لذات، آرام اور طیّبات کے رنگ میں بعض دفعہ عسرت اور مصائب میں تاکہ ان کے دونوں اخلاق کامل نمونہ دکھا سکیں۔ بعض اخلاق طاقت میں اور بعض مصائب میں کھلتے ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ دونوں باتیں میسّر آئیں۔ سو جس قدر ہم آپؐ کے اخلاق پیش کر سکیں گے کوئی اور قوم اپنے کسی نبی کے اخلاق پیش نہ کر سکے گی۔" (ملفوظات جلد اوّل جدید صفحہ ۱۱)

"خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہیئے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔" (ملفوظات جلد اوّل جدید صفحہ ۲۳)

○ مکرم مولوی عبد الخالق صاحب سابق استاد جامعہ و مربی۔ دمہ کی تکلیف سے بیمار ہیں اور سی ایم ایچ کھاریاں میں داخل ہیں۔ علالت پریشان کن ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربی امریکہ تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی اہلیہ محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ بعارضہ قلب ۱۸ روز تک فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر آچکی ہیں۔ دل کا حملہ بہت شدید تھا اور کئی روز انہیں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رکھا گیا۔

احباب موصوفہ کی مکمل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

تقریب شادی

عزیزہ امۃ الودود صاحبہ بنت مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر دار الضیافت کی شادی مکرم منور احمد خان صاحب ابن مکرم سخاوت حسین خان صاحب کے ہمراہ مورخہ ۱۰ - جنوری کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ احاطہ دفتر انصار اللہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا اور اجتماعی دعا کے ساتھ بچی کو رخصت کیا گیا۔ اگلے دن مکرم سخاوت حسین صاحب نے اپنے مکان واقع فیکٹری ایریا میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس کے اختتام پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے برکت کا باعث بنائے۔

تقویٰ کی جڑ کو مضبوطی سے پکڑ کر خدا کے ساتھ معاملات میں اپنی اصلاح کرو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"جو مال میں خدا کا حق غصب کرتا ہے اور خدا سے معاملہ صاف نہیں کرتا وہ بندوں سے بھی معاملہ صاف نہیں کر سکتا۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے مالی معاملات صاف اور سیدھے نہ رکھے اور بندوں کے ساتھ سیدھے رکھے۔ اس کے برعکس یہ ہو سکتا ہے کہ بعض انسان تقویٰ کے لحاظ سے اتنے گہرے بیمار نہ ہوں کہ وہ بندوں کا حق بھی ماریں اور خدا کا بھی ماریں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ بندوں کے ساتھ تھوڑی سی بددیانتی میں کوئی حرج نہیں۔ کبھی کبھی حق مار بھی لیا جائے تو کیا فرق پڑتا ہے لیکن خدا کے معاملے میں وہ سیدھے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ نیکی ان کو بچالے اور وہ آگے بڑھیں اور پھر بالآخر بندوں سے بھی معاملات کو ٹھیک کر لیں۔ چنانچہ بعض ایسے لوگوں کے معاملات میرے ذہن میں ہیں جہاں دوسروں سے تو معاملات میں جھگڑے کئے گئے اور اگر ممکن ہوا تو کچھ نہ کچھ حق دبایا گیا لیکن وہ اپنے چندوں میں صاف ہیں۔ اس کے برعکس عموماً یہ شکل بہت زیادہ دکھائی دیتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ مالی معاملات میں صاف نہ ہو وہ بندوں کے معاملہ میں بالکل بے پرواہ ہو جاتا ہے، اس کی صفائی محض دکھاوے کی صفائی ہوتی ہے۔ جب اس پر ابتلاء آتا ہے تو لازماً ٹھوکر کھاتا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری توجہ اس طرف مبذول فرمائی کہ تقویٰ کے مضمون میں جڑ تک اترو اور اسی طرح ہر معاملے کی تہ تک پہنچ کر اس کی جڑ تلاش

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶۔ صلح ۱۳۷۰ ہش ۔ ۱۶۔ جنوری ۱۹۹۱ء

نیک تمنّائیں

ہم اکثر ایک دوسرے سے ملتے ہوئے یا بعض اوقات جُدا ہوتے ہوئے کہتے ہیں " ہماری نیک تمنّائیں آپ کے ساتھ ہیں "۔ واقعی نیک تمنّائیں نہائت ضروری ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم دوسروں کا بھلا سوچتے ہیں ۔ انکی بھلائی کے خواہاں ہیں ۔ اور ایک رنگ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ انکی بہتری کے سامان پیدا فرمائے ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی اپنی جسمانی اور روحانی اولاد کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا ہے ۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ان نیک تمنّاؤں کا یوں اظہار فرمایا ہے

" میری نصیحت آپ کو یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے تعداد میں اتنی برکت دی اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس دعا کو غیر معمولی طور پر شرفِ قبولیت بخشا ہے کہ " اِک سے ہزار ہوویں با برگ و بار ہوویں " وہاں ہمیشہ اس دعا کے دوسرے حصّہ پر بھی آپ کی نظر رہے اور ایسے نیک اعمال بجا لائیں کہ آپ حضرت (اقدس) کی روحانی اولاد کے طور پر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نیک تمنّاؤں پر پورا اترنے والے ہوں اور آپ کے حق میں حضرت (اقدس) کا یہ منظوم کلام پوری شان کے ساتھ صادق آئے

اہلِ وقار ہوویں فخرِ دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں "

اگر ہم ایک دوسرے کے متعلق اپنی نیک تمنّاؤں کو اتنی اہمیّت دیتے ہیں کہ کسی سے یہ فقرہ سُن کر دل میں بشاشت پیدا ہوتی ہے اور ممنونیت بھی ۔ تو اندازہ کیجے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نیک تمنّاؤں سے ہمیں کتنی خوشی ہونی چاہیئے۔ حضور نے جو کچھ ہمارے متعلق سوچا اور جن باتوں کے لئے ہمارے واسطے دعائیں کیں وہی ہماری زندگی کا سرمایہ حیات ہے ۔ البتہ ان تمام باتوں کے پورا ہونے کیلئے ہمیں اپنا کردار بھی ادا کرنا ہے ۔ خدا کرے کہ ہم صحیح معنوں میں اپنا کردار ادا کر سکیں ۔

مجھے غُصّہ تو آتا ہے مگر مَیں تھُوک دیتا ہُوں
کہ غُصّے میں بگڑ جاتی ہے صُورت چاہے کیسی ہو
مرے مولا عطا کر مجھ کو دولت بُردباری کی
جو ہو مقبُول تیرے ہاں طبیعت میری ایسی ہو

ـــــــ ابوالاقبال

چراغ لے کے کہاں سامنے ہَوا کے چلے

کوئی چلے بھی تو اپنا قدم جما کے چلے
ثبوتِ عشق کی وادی میں سَر اُٹھا کے چلے

ذبیحِ وادیٔ بطحا کو دل میں لے کے اُٹھے
وفا میں یارِ شہیدانِ کربلا کے چلے

ہزار جاں سے اسیرِ رہِ محبّت ہو
قدم قدم پہ نثارانِ مصطفےٰ کے چلے

خدا کرے کہ اسیرانِ راہ مولیٰ پر
اُنہیں کے صبر کا بادل خدا سے آ کے چلے

سُنا تو تھا کہ شہادت کے لالہ زاروں سے
وفا کے عہد ہوئے تذکرے رضا کے چلے

عجیب تر ہے کہ دل کی شراب صد سالہ
'لقا' کے رُوپ میں آئے۔ قدم 'فنا' کے چلے

جفا کی رات کسی باوفا کے صدقے میں
بہت سے دَور مئے دیدِ دلربا کے چلے

بلا کے دشت میں اِک چاند کے تصوّر سے
کڑکتی دُھوپ میں جھونکے کئی صبا کے چلے

چمن کو روند گئی نفرتوں کی بادِ سموم
دعا ہماری مقابل پہ کیا قضاء کے چلے

کِسے ہے ذوقِ تماشاءِ حسنِ نورِ ازل
" چراغ لے کے کہاں سامنے ہَوا کے چلے "

مرزا حنیف احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

اب میں بنی نوع سے تعلق رکھنے والی نیکیاں بیان کرتا ہوں۔

۱۔ ہمدردی

اور خیر خواہی۔ یعنی دل میں بھلائی چاہنا۔ یعنی کسی کے پاس جاکر اسے بتانا کہ مجھے آپ سے ہمدردی ہے۔ اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے ٹوٹی ہوئی ہمتیں بندھ جاتی ہیں۔ وہ انسان کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کو ایک ہزار روپیہ دے دو۔ تو اس سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا جتنا مصیبت کے وقت ہمدردی کے اظہار سے ہوتا ہے۔

۲۔ سخاوت

یہ ان اعلیٰ درجہ کی نیکیوں میں سے ہے جو دوسروں سے تعلق رکھتی ہیں۔

۳۔ تعلیم دینا

تعلیم بھی ایسی ہی نیکی ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ لوگوں کو علم پڑھایا جائے۔ لوگوں میں یہ بہت بڑا عیب ہو گیا ہے کہ بغیر کچھ لئے کسی کو نہیں پڑھاتے اور جب میں سنتا ہوں کہ کوئی بغیر کچھ لئے کسی کو پڑھانا نہیں چاہتا تو مجھے بہت صدمہ ہوتا ہے۔ حضرت امام جماعت اول بھی ڈیوٹی مانگنے پر ناراض ہوا کرتے تھے۔ ہر ایک (صاحبِ ایمان) کو چاہئے کہ کچھ نہ کچھ مفت ضرور پڑھایا کرے۔ اگر کوئی مدرس ہے تو اسے نوکری کے علاوہ مفت بھی پڑھانا چاہئے۔

۴۔ تربیت

تربیت بھی ان احسانوں میں سے ایک احسان ہے جو انسان دوسروں پر کر سکتا ہے۔ اس سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہئے۔

۵۔ علاج معالجہ

یہ بڑا فائدہ پہنچانے کی چیز ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اس کو بڑی قدر کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ایک دفعہ گھر میں حضرت مولوی صاحب کا ذکر آیا تو آپ ان کا نام لے کر دیر تک (اللہ کیلئے تمام تعریفیں ہیں) کرتے رہے اور فرمایا مولوی صاحب بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے ایک نعمت ہیں۔ ان کے ذریعے کئی غریبوں کا علاج ہو جاتا ہے۔ علاج تو دوسروں کا ہوتا تھا مگر شکر آپ کر رہے تھے۔

یورپ کے لوگ جو متمدن لوگ ہیں انہوں نے اس قسم کی کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں جن کے ممبر فرسٹ ایڈ سیکھتے ہیں۔ یعنی ابتدائی طریقِ علاج۔ اگر کسی کو کوئی تکلیف پہنچے۔ یا کوئی حادثہ ہو جائے تو قبل اس کے کہ ڈاکٹر آئے وہ فوری طور پر کچھ نہ کچھ علاج معالجہ کرتے ہیں۔ مگر مجھے افسوس آتا ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس طرح نہیں کرتے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو سب کاموں میں حصہ لینا چاہئے۔

مثلاً کسی کو چوٹ لگے تو اس کی مدد کرنا۔ ڈوبتے کو بچانا۔ مصیبت کے وقت امداد دینا۔ ہر جگہ اس کا انتظام ہونا چاہئے۔ یورپ کے لوگ تو اس قسم کی باتیں محض اپنے نفس کے ماتحت کرتے ہیں۔ پھر کس قدر افسوس ہے اگر (احمدی) خدا تعالیٰ سے سن کر بھی یہ کام نہ کریں۔ مصیبت میں دوسروں کے کام آنا (صاحبِ ایمان) کی نشانی ہے اور تم کوشش کرو کہ یہ روح تم میں پیدا ہو جائے۔

۶۔ کام کاج

اسی طرح کام کاج بھی ایسی بات ہے۔ یہ بھی ایک قسم احسان کی ہے اور سخاوت سے علیحدہ ہے۔ اس سے غریبوں کو موانست اور محبت پیدا ہو جاتی ہے اور ان سے تعلق ہوتا ہے۔ ایسے کاموں کو انعام سمجھنا چاہئے جیسے جلسہ کے کام کاج ہیں۔ میں نے اپنے بچے ناصر احمد کو جلسہ کے چھوٹے موٹے کام کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اگرچہ افسروں نے اسے دفتر میں لگا لیا۔ میرے خیال میں اسے مہمانوں کو روٹی کھلانے پر لگانا چاہئے تھا۔ یا اس سے بھی کوئی ادنیٰ کام ہو تو اس پر لگانا تھا۔ پھر وہ ترقی کرتا کرتا آگے بڑھے۔ بہت لوگ ایسے کاموں سے بچتے ہیں مگر ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ ایسے کاموں سے اخلاق پر بہت عمدہ اثر ہوتا ہے اور بہت سی نفس کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ کئی امیر ایسے ہوتے ہیں جو روپیہ تو دے دیتے ہیں لیکن کام کاج کرنے کے لئے اگر کہا جائے تو نہیں کر سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود دوسروں کے کام کر دیا کرتے تھے۔ صحابہؓ کی زندگیوں میں بھی اس کے بہت سے نمونے ملتے ہیں۔ پس یہ عادت بھی ڈالو کہ دوسروں کے چھوٹے موٹے کام کر دیا کرو۔ یہ باہم محبت بڑھانے کا بہت عمدہ ذریعہ ہے۔

۷۔ مظلوم کی امداد

پھر ایک نیکی مظلوم کی امداد ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض ملک اس لئے تباہ ہو گئے کہ ان میں مظلوم کی امداد نہ کی جاتی تھی اور آپ نے عیسائیوں کی یہ خوبی بیان فرمائی ہے کہ اگر بادشاہ ظلم کرنے لگے تو اسے روک دیتے ہیں۔

۸۔ تہمت کا ذب

ایک نیکی یہ بھی ہے کہ تہمت کا ذب کیا جائے یعنی اگر کوئی کسی پر تہمت لگائے تو اس کو رد کر دینا چاہئے یہ بھی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے اور تہمت کی تائید کرنا بڑا گناہ ہے۔ سورہ نور میں (صاحبِ ایمان) کا یہ خاصہ بتایا گیا ہے کہ وہ تہمت کا ذب کرتا ہے اور کہتا ہے۔

پس (صاحبِ ایمان) کو حسن ظنی کرنی چاہئے نہ کہ بدظنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ حسن ظنی کی۔ کہ جو بات کسی نے سنائی اسے مان لیا اور بیان کرنے والے کو جھوٹا نہ سمجھا۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ اس طرح تم نے بدظنی ہی کی۔ جو شخص موجود نہ تھا اس کے خلاف بات سن کر یقین کر لینا بدظنی ہے۔ دیکھو زید نے ایک شخص کی شکایت تمہارے پاس آکر کی۔ اور وہ تمہارے پاس موجود نہیں۔ اب اگر تم زید کی بات سن کر اس پر یقین کر لیتے ہو۔ اور جس کے متعلق وہ بات ہے اس کا بیان نہیں سنتے۔ تو یہ بدظنی ہے اور کسی کا عیب بیان کرنا شریعت کا جرم ہے۔ اس لئے ایسی بات کو مان لینا حسن ظنی نہیں ایسے موقع پر یہی ضروری ہے کہ جس کا جرم تمہارے نزدیک ثابت نہیں۔ اس کو بری سمجھو۔ اور جو کسی کا عیب بیان کرتا ہے اس کا جرم تمہارے نزدیک ثابت ہے۔ پس تہمتوں کو دور کرنا بھی نیکی ہے۔ تم ہمیشہ تہمت کا ذب کرو۔ اس سے حسن ظنی پیدا ہوتی ہے۔

۹۔ خوش چہرہ سے ملنا

لوگوں سے خوش چہرہ سے ملنا بھی نیکی ہے اور اس کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے بھی اس کو خاص طور پر بیان کیا ہے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مجھ سے مصافحہ کرنے والا میرا ہاتھ مروڑ دیتا ہے مگر میں اس وقت بھی مسکراتا ہوں تاکہ اس کو رنج نہ پہنچے۔ پس یہ ایک ایسی نیکی ہے جس سے دوسری بہت سی نیکیاں پیدا ہوتی ہیں اور بہت سی بدیاں دور ہو جاتی ہیں۔

۱۰۔ محبت سے کلام کرنا

پھر محبت سے کلام کرنا بھی نیکی ہے۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کسی کا کام تو کر دیں گے مگر محبت سے بات نہیں کر سکیں گے۔ ایسے لوگوں کے لئے محبت سے بات کرنا بھی نیکی ہے۔ برمکی وزیر کے متعلق ایک شخص لکھتا ہے کہ میرے باپ اور اس کے باپ کی باہمی دشمنی تھی۔ مجھے ایک حاجت پیش آئی۔ چونکہ اس کی داد و دہش عام تھی اس لئے میں بھی اس کے پاس گیا اور اپنی حاجت بیان کی۔ وہ نہایت ترش رو ہو کر اٹھ گیا۔ اور اس نے میری بات بھی نہ پوچھی۔ لیکن میں جب واپس آ گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ خچریں روپیوں کی لدی ہوئی اس نے میرے ہاں بھیج دیں۔ ان پر اتنا روپیہ تھا کہ قرضہ اتار کر بھی میرے پاس بچ رہا۔ دیکھو اس نے روپے تو بھیج دیئے اور یہ بڑی نیکی کی مگر اس سے محبت کے ساتھ بات نہ کر سکا اور اسلامی نقطۂ خیال سے اس نے یہ گناہ کیا۔

۱۱۔ دوسروں کے حقوق اور مال کی حفاظت

لوگوں کے حقوق اور مال کی حفاظت کرنا بھی نیکی ہے۔ عام لوگ اس میں بھی کوتاہی کرتے ہیں۔ اور اپنی جگہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے تو کوئی گناہ نہیں کیا۔ مثلاً کسی کا کھیت جانور چر رہے ہوں۔ اگر کھیت والا وہاں نہیں تو اس کی حفاظت کرنا نیکی ہے اور (صاحبِ ایمان) کا فرض ہے کہ اس وقت خود اس کھیت کا مالک بن جائے اور اس کی حفاظت کرے۔ کیونکہ دراصل مال تو خدا ہی کا ہے۔

۱۲۔ یتامیٰ اور بیواؤں سے سلوک

یہ بھی نیکی ہے۔ یتامیٰ سے وہ مراد ہیں جن کے وارث اٹھ گئے ہوں۔ بندے تو سارے خدا ہی کے ہیں۔ اس لئے جو یتیم رہ گیا۔ وہ گویا خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ بے نگران ہو کے رہ گیا۔ پھر کیا خدا کے دوسرے بندے کا جو نگرانی کر سکتا ہے۔ یہ فرض نہیں ہے کہ خدا کے اس بندہ کی جو حفاظت کا محتاج ہے حفاظت کرے؟ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک آقا کے کئی نوکر ہوں۔ اور ایک نوکر اونٹ چراتا ہو مگر وہ موجود نہ ہو۔ تو کیا اس وقت دوسرے نوکر کا فرض نہیں ہے کہ آقا کے اونٹ کی حفاظت کرے؟ اس کا فرض ہے کہ وہ یہ نہ سمجھے کہ جس کے سپرد اونٹ تھا۔ اسی کے ذمہ اس کی حفاظت ہے۔ بلکہ وہ اپنا یہ فرض سمجھے کہ اس کی حفاظت کرنی ہے۔ اسی طرح یتامیٰ کی پرورش اور حفاظت ہر ایک (صاحبِ ایمان) کا فرض ہے اور یہ بڑی نیکی ہے۔ اسی طرح بیوہ عورتوں کی اعانت بھی ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منور

یہ غم ہوگا تو......

غموں کے بوجھ سے کس انسان کا دل نجات یافتہ ہے! کسی کو اچھے جیون ساتھی کی تلاش ہے۔ کسی کو اولاد کی خواہش ہے۔ کسی کو نرینہ اولاد یعنی بیٹے کی ضرورت ہے۔ کسی کو رزق میں وسعت کی طلب ہے۔ کوئی اونچے عہدے کا آرزومند ہے کسی کو اپنی شکل وصورت اور ظاہری بناؤ سنگھار کا جنون ہے۔ کوئی علم کی تلاش میں سرگرداں ہے۔

امیر ہو یا غریب کوئی بھی اپنی حالت پر مطمئن نہیں۔ گو بظاہر کوئی شخص خاموش نظر آتا ہو۔ اسکے دل و دماغ مختلف خیالات کی آماجگاہ ہوتے ہیں۔ بہت سی ضرورتوں کا احساس اسے بے چین کئے رکھتا ہے۔ اگر وہ دیندار ہے تو اپنے خدا سے دعائیں مانگتا ہے کہ اسکے غموں کو ہلکا کرے اور اگر دنیادار ہے تو اپنے جوڑ توڑ میں غلطاں و پیچاں رہتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے مریدوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ دین کی اشاعت کا غم اپنے دل میں بسالیں۔ اس غم کے نتیجہ میں انہیں باقی سارے غموں سے نجات مل جائیگی اس دنیا کا خالق و مالک خدا انکا رفیق اور ساتھی بن جائیگا۔ ہر کمی کو پورا فرمائے گا۔ اپنے حضور سے صبر و سکون بخشے گا اور غموں کو برداشت کرنے کی ہمت اور توفیق بھی دیگا۔ گویا بندے کے بوجھ وہ خود اٹھائے گا۔ کیونکہ بندے نے اپنے خدا کا ہاتھ بٹانے کا تہیہ کر لیا ہوگا۔

ہمارے آقا بار بار فرمایا کرتے تھے ؎

خدا داری چہ غم داری

یعنی یہ احساس کہ میرا ایک قادر مطلق اور مشکل کشا آقا آسمان پر موجود ہے۔ اپنی ذات میں ہمارے غموں کا مداوا ہے۔ اسکے آگے آنسو بہا کر انسان غم کا بوجھ ہلکا کر سکتا ہے۔ اس کی نصرت و تائیدات نشانات اسکی ڈھارس بندھا دیتے ہیں۔ اسکی محبت کا نشہ سارے غموں کی کسک دور کر دیتا ہے۔

اگر ایک مخلص بندہ خدا کی راہ میں مال قربان کرتا ہے۔ لیکن وہ غربت کی وجہ سے زیادہ خرچ نہیں کر سکتا تو اسکا خدا جانتا ہے کہ اسکی نیت بہت کچھ دینے کی تھی۔ مگر تنگدستی روک بن گئی ہے۔ اسلئے وہ عالم الغیب اور رحیم خدا اسے بے حساب اجر عطا فرماتا ہے۔ اگر کوئی عاجز بندہ ایک ہی بیٹا خدا کے دین کے لئے وقف کرتا ہے اور اس کی اس سے زیادہ نرینہ اولاد نہیں ہے تو شکور خدا اسے اتنا ثواب عطا فرماتا ہے کہ گویا اس نے ساری اولاد وقف کر دی۔

جب یہ بات بالکل صحیح ہے کہ غموں سے کسی کو نجات نہیں تو کیوں نہ انسان حضرت اقدس کے بتائے ہوئے نسخہ کو استعمال کر کے دگنا بلکہ کئی گنا اجر کمائے۔ خدا تعالیٰ کے دین کی محبت کی شدت کیوجہ سے دوسری ضروریات سے توجہ خود بخود ہٹ جائیگی دین کی خاطر زندہ رہنے کیوجہ سے ایک سرور اور لذت انسان کو حاصل ہوگی اور کوئی مایوسی یا محرومی اسکے قریب نہیں آئے گی۔

اس پُر آشوب اور پُر فتن زمانے میں غموں اور دکھوں سے نجات کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ بندہ اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان کے ساتھ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت میں مستغرق ہو جائے۔ دنیا سے کلی طور پر منہ موڑے اور صرف دین حق کی خدمت میں مگن ہو جائے۔

یہ غم ہوگا تو کتنے غم نہ ہونگے!

بقیہ: ص ۱ سے آگے

کرو۔ اگر جڑ رہ جائے تو پھر سب کچھ رہ جاتا ہے۔

جب ہم مالی معاملات میں تقویٰ کی بات کریں گے تو پہلے خدا اور بندے کے معاملہ کی بات کریں گے، پھر بندوں سے بندے کے آپس کے معاملات کی بات کریں گے۔ اس پہلو سے غور کر کے میں جماعت کے سامنے دو تین باتیں رکھنی چاہتا ہوں۔ ان معاملات میں اگر جماعت تقویٰ کے اعلیٰ معیار کو حاصل کرے تو مجھے یقین ہے کہ بندوں کے حقوق میں بھی غیر معمولی طور پر نمایاں اصلاح کی صورت پیدا ہوگی (اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو)

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰۔ فروری ۱۹۸۶ء)

امید ہے کہ آپ اپنے بچوں کو حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات پڑھنے کی تلقین کرتے ہونگے۔ خطبات کے خلاصے ان کو سنائیں تاکہ وہ اچھی طرح سمجھ سکیں۔

اظہر محمود ناصر

ہیڈ مرالہ و ہیڈ بلوکی

ہمارے سول انجینئرنگ کے دو سال مکمل ہو چکے تھے مگر ہمیں اب تک یہ نہیں معلوم تھا کہ ڈیم۔ ہیڈ اور بیراج میں بنیادی فرق کیا ہوتا ہے ہمارے لئے خاصی افسوسناک بات تھی چنانچہ تیسرا سال جونہی شروع ہوا ہم لوگ اس نئے عزم کے ساتھ اس میں داخل ہوئے کہ جتنا ممکن ہو سکا پریکٹیکل علم حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے چنانچہ یکے بعد دیگرے پہلے ہیڈ بلوکی پھر ہیڈ مرالہ کا ٹور لگایا گیا۔

بلوکی لاہور ملتان روڈ پر ایک چھوٹے سے قصبہ بھائی پھیرو سے شمال مغرب کی طرف تقریباً ۱۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک گاؤں کا نام ہے اس کے قریب سے دریائے راوی گزرتا ہے۔ یہاں پر جو ہیڈ تعمیر کیا گیا ہے اسے ہیڈ بلوکی کا نام دیا گیا ہے۔ زمین سے پانی کی بلندی کو ہیڈ کہا جاتا ہے۔

جتنا زیادہ ہیڈ (HEAD) ہوگا اتنا ہی پانی کا پریشر ہوگا۔ بلوکی کے مقام پر دریائے راوی کے اصل بہاؤ کو روک کر پانی کی سطح کو بلند کیا گیا ہے اور پھر اس پانی کو دریا کی سطح سے نسبتاً اونچی نہروں میں چھوڑ دیا گیا ہے یعنی ہیڈ کا مقصد پانی کی سمت اپنی مرضی کے مطابق تبدیل کر کے اسے نہروں میں چھوڑ کر آبپاشی کے مقاصد کے لئے استعمال کرنا ہے بلوکی کے مقام پر دریا کے اصل بہاؤ کے روکنے کے لئے ۴۸ لوہے کے گیٹ لگائے گئے ہیں ہر گیٹ کی لمبائی ۶۰ فٹ ہے یہاں سے پانی کی سطح بلند ہوتی ہوتی نہر کے آغاز کی سطح تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر پانی کو تو جہاں راستہ ملے چلتا چلا جاتا ہے

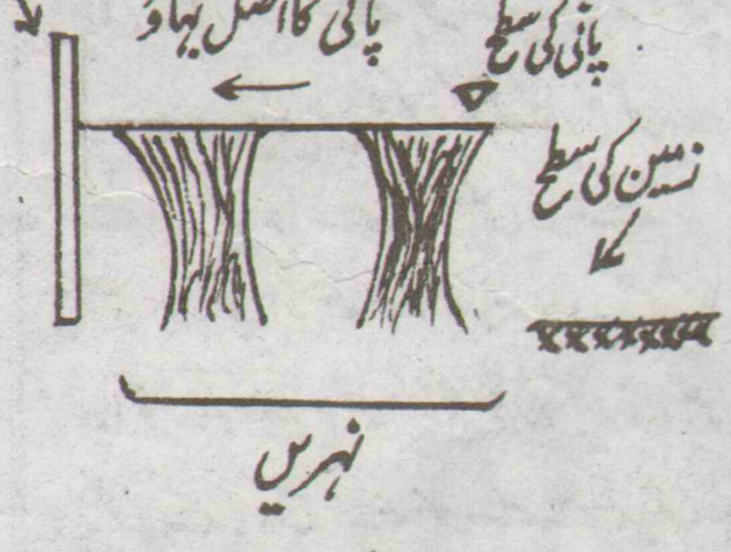

یہاں سے دو نہریں نکلتی ہیں۔ ایک بلوکی سلیمانکی لنک کینال ہے جو راوی کا پانی ستلج میں ڈالتی ہے جبکہ دوسری نہر اپر باری دواب کہلاتی ہے جو کہ لاہور۔ قصور۔ اوکاڑہ۔ ساہیوال کے اضلاع کو سیراب کرتی ہے۔

چونکہ سندھ طاس معاہدہ (جو کہ بھارت سے ۱۹۶۹ء میں ہوا تھا) کے مطابق ستلج کا پانی بھارت استعمال کرے گا اس لئے ہیڈ سلیمانکی کے مقام پر جو نہریں ستلج سے بہاولنگر۔ پاکپتن کے علاقوں کو سیراب کرنے کے لئے نکالی گئی ہیں ان کو دریائے راوی سے لنک کینال (LINK CANAL) کے ذریعہ پانی مہیا کیا جاتا ہے۔

یہاں سے ہماری اگلی منزل ہیڈ مرالہ تھی۔ یہ جگہ سیالکوٹ سے جنوب مشرق کی طرف جموں کے قریب واقع ہے۔ یہاں دریائے چناب اور دریائے توی (TAVI) آکر ملتے ہیں جسکے بعد آگے ہیڈ تعمیر کیا گیا ہے۔ دریا کے اصل بہاؤ کو روکنے کے لئے ۶۶ گیٹ لگائے گئے ہیں ہر گیٹ کی لمبائی ۶۰ فٹ ہے یہاں سے بھی دو نہریں نکلتی ہیں ایک نہر مرالہ راوی لنک کینال کہلاتی ہے جو بدو ملہی کے قریب چناب کا پانی راوی میں شامل کرتی ہے جبکہ دوسری نہر اپر چناب سیالکوٹ گوجرانوالہ۔ سرگودہا۔ خوشاب کے علاقوں کو سیراب کرتی ہے لنک کینال صرف گرمیوں میں چلائی جاتی ہے جبکہ آبپاشی والی نہر سارا سال چلتی رہتی ہے۔ انہیں ہر چھ ماہ بعد صرف صفائی کے لئے بند کیا جاتا ہے۔

یہ دونوں ہیڈ ۱۹۱۲ء کے قریب قریب تعمیر ہوئے۔ ۱۹۷۳ کے سیلاب میں ہیڈ مرالہ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا البتہ بلوکی سیلاب کی زد میں آگیا تھا اور پھر اس کی مرمت کا کام کیا گیا تھا۔ جبکہ ۸۸ کے سیلاب میں پھر بلوکی کو ہلکا سا نقصان ہوا تھا جبکہ مرالہ بالکل محفوظ رہا تھا۔

یہ دونوں ہیڈ انگریز حکمرانوں کے وقت میں تعمیر ہوئے تھے اس وقت انہوں نے دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے ایسی جگہوں کا انتخاب کیا تھا جہاں بوقت ایمرجنسی آبادی کا نقصان کم سے کم ہو اور جو نہریں وہاں سے نکالی جائیں وہ خاصے بڑے علاقے کو سیراب کر سکیں چنانچہ اسی وجہ سے پنجاب کا نہری نظام دنیا کے بہترین نظاموں میں سے ایک ہے۔

اب یہاں ان سول سٹرکچرز --- (CIVIL STRUCTURES) کو دیکھ

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوماتِ عامہ

جو لوگ ایسی معلومات اکٹھی کرتے ہیں ہم ان کے ممنون ہیں۔

قدیم مصر کا بادشاہ توتن خامن ۶ سال کی عمر میں تخت نشین ہوا اور ۱۶ سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ وہ "نئی سلطنت" نامی دور کا ایک مشہور بادشاہ تھا جو ۱۵۵۸ قبل مسیح سے ۱۰۷۵ قبل مسیح تک چلی۔ عام خیال یہ ہے کہ قدیم مصر کا ہر بادشاہ فرعون کہلاتا تھا لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ اس سے پہلے بادشاہ ایک دوسرا لقب استعمال کرتے تھے جس کا مطلب تھا کُل مصر کا بلا شرکت غیرے مالک۔

قدیم مصری زبان میں فرعون کے معنی ہیں محل یا کوئی عالی شان مکان..... فرعون کا لفظ بادشاہ کے معنوں میں اسی نئی سلطنت کے آخر میں استعمال کیا گیا۔ مصر کے بادشاہ بڑے دھڑلّے کے بادشاہ ہوا کرتے تھے اور تمام سیاہ و سفید کے مالک اور سلطنت کی ہر چیز بادشاہ ملک کی ملکیت ہوتی تھی۔ توتن خامن باقی تمام فرمانرواؤں سے کئی لحاظ سے ممتاز ثابت ہوا۔ ۱۹۲۲ء میں اہرام مصر کی کھدائی کے دوران پہلی دفعہ توتن خامن کی قبر دریافت ہوئی۔ جس میں کئی ہزار سال پرانی دنیا کی معلومات اور نادر جواہرات کا ایک بیش قیمت خزانہ ملا۔ توتن خامن کی حنوط شدہ لاش جوں کی توں نظر آئی اور جواہرات کی چادر جو شائد اسکی بیوی کی طرف سے الوداعی تحفہ تھی ابھی تک اسکے زیب تن تھی۔ اسی طرح آس پاس خالص سونے کے بنے ہوئے برتنوں اور ہیروں کی اتنی تعداد تھی کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں سونے کی چمک دمک سے خیرہ ہو گئیں۔

توتن خامن کی لاش اور دوسرے نوادرات گہری دلچسپی کا باعث بنے۔ چنانچہ ان اشیاء کو امریکہ اور یورپ میں نمائش کے لیے پیش کیا گیا۔

بگ بین دراصل اس گھڑی کا نام نہیں ہے بلکہ یہ نام ہے اس گھنٹی کا جو ٹاور کے اندر ہر گھنٹے کے بعد بجتی ہے۔ لیکن دنیا میں سب اس گھڑی کو ہی بگ بین کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ لندن کے بیچوں بیچ پارلیمنٹ کی خوبصورت عمارت کے برابر واقع ہے۔ ۱۸۵۹ء میں جب اسکا مینار بن کر تیار ہوا تو اسکی گھنٹی کو اوپر تک پہنچانے کا مشکل کام سر بنجمن ہال کے سپرد کیا گیا اور انہی کے نام پر اس گھنٹی کا نام رکھا گیا۔ اس گھنٹی کا وزن ۱۳½ ٹن ہے۔ بگ بین کے مینار پر چار گھڑیاں ہیں جو چاروں طرف سے دیکھی جا سکتی ہے۔ اور ہر گھڑی کا حجم ۶ میٹر ہے اور اسکی ہر سوئی کا وزن ۱.۱ کلو گرام ہے اسکے گھنٹے کی آواز ۶ کلو میٹر دور تک سنی جا سکتی ہے۔ بگ بین وقت کے معاملے میں بے حد پابند ہے۔ ۲۴ گھنٹوں میں اسکا وقت صرف ایک سیکنڈ کے پانچویں حصے تک آگے پیچھے ہوتا ہے۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران یورپ میں بی۔بی۔سی ریڈیو سننے کی ممانعت تھی تو لوگ چپکے چپکے بی۔بی۔سی سنا کرتے تھے۔ صرف بگ بین کے گھنٹے کی آواز سے پہچانتے تھے یہ بی۔بی۔سی۔لندن ہے۔

جامعہ ازہر قاہرہ (مصر) کی ایک معروف درس گاہ ہے۔ ازہر کے معنی ہیں عظیم، روشن اور چمکدار بھی۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ یونیورسٹی کا نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر پاک بی بی فاطمۃ الزہراؓ کے نام پر رکھا گیا لیکن اسکی کوئی تحریری شہادت موجود نہیں ہے۔ تاریخ اسلام کے فاطمیہ دور میں اسکا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ لیکن بعد میں یہ ایوبیہ حکمرانوں کے زیرِ اثر آئی۔ اس عظیم درسگاہ کی زبردست اہمیت ایک تو خود قاہرہ کیوجہ سے ہے جو جغرافیائی اور سیاسی اعتبار سے دنیائے اسلام کا ایک بڑا مرکز مانا جاتا ہے خاص طور پر بغداد میں عباسیوں کے زوال کے بعد سے۔ کچھ اسکی وسیع مسجد کیوجہ سے بھی جو انیسویں صدی تک قاہرہ کا قلب تصور ہوتی تھی۔ پھر جب مصر سلطنت عثمانیہ کے زیرِ اقتدار آیا تو قاہرہ کے کالج اور تعلیمی ادارے ایک ایک کر کے ختم ہو گئے سوائے جامعہ ازہر کے جہاں عربی زبان اور اسلامی علوم کا چراغ جلتا رہا۔ ۱۸ویں صدی میں گو یونیورسٹی کے دانش ورانہ طور طریقوں میں اخلاقی انحطاط کا رنگ خاصا نظر آنے لگا۔ پھر بھی اسکے انتظام میں وہ استحکام پیدا ہوا جس سے یہ بحیثیت مجموعی ایک سکول اور یونیورسٹی کے اعتبار سے اسلامی دنیا کی سب سے بڑی درسگاہ مانی جانے لگی۔ ۱۹۵۳ء میں اسکے طالب علموں کی تعداد ۳۰ ہزار کے لگ بھگ تھی جن میں سے ۴½ ہزار غیر ملکی طلباء تھے بعض درسگاہیں تو ایسی بھی ہیں جو گو مصر سے باہر ہیں پھر بھی جامعہ ازہر کا حصہ ہیں۔

اسکا کام اسکے اساتذہ چلاتے ہیں جن میں سے بعض کو اکثر دوسرے ممالک کو بھی بھیجا جاتا ہے۔ غیر ملکی طلباء کا کچھ حصہ قاہرہ میں ہی رک جاتا ہے لیکن اکثر فارغ التحصیل ہو کر اپنے ملکوں کو واپس جاتے ہیں اور عربی زبان اور اسلام کی سیاسی اور مذہبی فکر کو اپنے ہم وطنوں تک پہنچاتے ہیں۔ جامعہ ازہر کی تعمیر فاطمی جرنیل جواہر الکاتب الشقیلی کے زیر نگرانی ۴ اپریل ۹۷۰ء میں شروع ہوئی اور دو ہی سال بعد اسکا افتتاح ہوا۔ فاطمی خلفاء المستنصر الحاکم نے اسکے امور میں خاص دلچسپی دکھائی آج بھی جامعہ ازہر قاہرہ اور مصر دونوں کیلئے اہمیت کی حامل ہیں۔ مصری اس سے بڑا پیار اور انسیت رکھتے ہیں۔ کسی بھی قومی سانحہ یا بحران کے وقت اکٹھ یہیں ہوتا ہے مثلاً ۱۹۴۸ء کی جنگ فلسطین کے وقت اور پھر انگریزوں کے خلاف ۵۱-۵۲ کی سویز کی جنگ کے وقت ہماری قومی اجتماع اسی کے احاطے میں ہوئے تھے۔ جامعہ ازہر کے گریجوایٹ ازہری کہلاتے ہیں۔

ہائی بلڈ پریشر کیوجہ وہ ہوتی ہے جسے ڈاکٹر صاحبان اپنی زبان میں ہائی پرٹینشن کہتے ہیں۔ یعنی ہمارے جسمانی نظام کے اندر تناؤ کا بڑھ جانا۔ یہ ہائی پرٹینشن دو طرح کی ہوتی ہے ایک ایسنشل یعنی لازمی اور دوسری ثانوی۔ ثانوی کا سبب کئی ایک چیزیں بن سکتی ہیں یعنی گردے کی تکلیف یا جسم میں ہارمونز کے نظام میں کوئی خلل یا بدہضمی وغیرہ لیکن ایسنشل بلڈ پریشر کی ایک وجہ جو اب تک تحقیق سے سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ اسکا تعلق ہماری خوراک میں نمک کی مقدار سے ہے۔ اور اس لیے ڈاکٹر ہمیشہ اس قسم کے مریضوں کو نمک سے پرہیز بتاتے ہیں۔ نمک اور انسان کا پرانا ساتھ رہا ہے۔ نمک ہماری مٹی سے نکلنے والی ایک اولین معدنی چیز ہے۔ اور ہمارے نظام ہاضمہ میں مدد دینے کے لیے جسم میں جو ہائڈرو کلورک ایسڈ بنتا ہے وہ اسی نمک کا مرہونِ منت ہے۔ قدیم زمانے میں رومن سپاہیوں کو تنخواہ نمک کی صورت میں ملتی تھی۔ جسکے لیے رومن لفظ سیلیریم استعمال ہوتا تھا۔ یعنی نمک کی رقم۔ موجودہ انگریزی لفظ SALARY یعنی تنخواہ اسی سے نکلا ہے اور غالباً نمک کے اسی طرح اہم استعمال کیوجہ سے اسے باقی اشیائے خوردنی میں ایک اہم درجہ ملا ہے۔ اور یہی وجہ غالباً نمک حلال اور نمک حرام جیسے الفاظ کا ماخذ بھی ہے۔

ہم کو گزارتے رہو لاکھ امتحان سے
نکلے گا حرفِ حق ہی ہماری زبان سے

ایمان اور یقین ہماری متاعِ دل
ہم یوں بلند رہتے ہیں وہم و گمان سے

فیضانِ حق پرست سے حصہ ملا ہمیں
ہم نے گزار لی ہے بڑی آن بان سے

دیکھا نگاہِ دل سے انہیں جب مبشرہ
سارے حجاب اٹھنے لگے درمیان سے

مبشرہ شفیع

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

کہ ہم طلباء کے ذہن میں جو پہلا سوال ابھرا وہ یہ تھا کہ سول انجینئرنگ کے طلباء کو پانی کا تعارف بہت بڑے دشمن کی حیثیت سے کرایا جاتا ہے کیونکہ جس طرح پولیو زدہ بچہ ساری عمر صحیح چل نہیں سکتا اسی طرح کمزور بنیاد والی عمارت زیادہ عرصہ قائم نہیں رہ سکتی اور بنیاد کو کمزور کرنے میں سب سے بڑا ہاتھ پانی کا ہوتا ہے۔ اور عموماً زمین میں ۲۰-۲۵ فٹ کے بعد پانی کے چشمے پھوٹنے شروع ہو جاتے ہیں اس لئے ہمیشہ ایسی بنیاد ڈیزائن کی جاتی ہے جس پر پانی کم سے کم اثر انداز ہو لیکن یہاں ہیڈ پر تو معاملہ ہی بالکل الٹ ہے کہ پانی کو سول سٹرکچر سے کیا بچانا وہ سٹرکچر تو ۱۹۱۲ سے کھڑا ہی پانی میں ہے۔ اب یہ کیسے اور کیونکر ممکن ہوا یہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اگلی دفعہ کسی مضمون میں بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ ——— غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل دے کھلاڑی

ایک اور بین الاقوامی معیار کا کھلاڑی تیار کر رہا ہوں، رحمت خاں

جہانگیر خاں یا جان شیر کی ریٹائرمنٹ سے کوئی فرق نہیں پڑے گا

ٹیلنٹ کی کمی نہیں، تربیتی سنٹروں کی کمی ہے

سکواش کے عالمی شہرت یافتہ کھلاڑی جہانگیر خان کے کوچ رحمت خان نے کہا ہے کہ پاکستان جہانگیر اور جان شیر کی ریٹائرمنٹ کے بعد بھی سکواش میں اپنی عالمی برتری برقرار رکھے گا کیونکہ وہ ایک اور کھلاڑی کو بین الاقوامی معیار کے مطابق تیار کر رہے ہیں۔ پی پی آئی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان نے اپنے سٹار کھلاڑیوں کی کوششوں سے پچھلے کئی سالوں سے سکوائش میں اپنی برتری برقرار رکھی ہوئی ہے۔ سکوائش کے میدان میں اپنی برتری کا برقرار رکھنا آسان کام نہیں ہے بلکہ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ایسے کھلاڑی پیدا کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں ٹیلنٹ کی کمی نہیں ہے لیکن ہمارے نوجوان کھلاڑی سکوائش سنٹروں کی کمی کی وجہ سے اچھی پوزیشن حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ رحمت خان جنہوں نے ۱۹۶۶ء میں نیشنل جونیئر چیمپئن شپ جیتی تھی نے کہا کہ ملک کے ہر شہر میں سکوائش کمپلیکس تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ ور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب حکومت اس کھیل کو صوبے کی سطح پر ترقی دینے میں دلچسپی لے گی۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ وہ لاہور میں جدید سہولتوں سے آراستہ ایک سکوائش کمپلیکس قائم کر رہے ہیں۔ جس میں نوعمر کھلاڑیوں کو تربیت دی جائے گی۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ سکوائش کمپلیکس بنانے میں ان کی مالی اعانت کی جائے تاکہ نوعمر کھلاڑیوں کو کم خرچ پر تربیت دی جا سکے۔

۲۰۰ میٹر بیک سٹروک میں نیا عالمی ریکارڈ

پرتھ (ڈپ ا) ورلڈ سوئمنگ چیمپئن شپ میں امریکہ کے فائیک بارو مین نے ۲۰۰ میٹر بیک سٹروک کا فاصلہ ۲ منٹ اور ۱۱ء۲۳ سیکنڈ میں طے کر کے نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ ہنگری کے روس زا نے دوسری اور برطانیہ کے ۱۰۰ میٹر بیک سٹروک کے عالمی چیمپئن نک کلیھام تیسرے نمبر پر رہے۔

آسٹریلیا انگلینڈ کو ہرا کر عالمی سیریز کے فائنل میں پہنچ گیا

انگلینڈ کو ۳۔ رنز سے شکست، فائنل آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے درمیان ہوگا

عالمی سیریز کپ کے سلسلے میں کھیلے گئے ون ڈے میں آسٹریلیا نے انگلینڈ کو دلچسپ مقابلے کے بعد ۳ رنز سے ہرا دیا آسٹریلیا نے پہلے بیٹنگ کی اور مقررہ ۵۰ اوورز میں ۶ وکٹوں پر ۲۲۲ رنز بنائے جبکہ انگلینڈ کی ٹیم ۵۰ اوورز میں ۹ وکٹوں پر ۲۱۹ رنز بنا سکی۔ آسٹریلیا کی طرف سے ڈیوڈ بون مارک واہلی اور سٹیو وا نے قدرے ذمہ دارانہ کھیل پیش کیا۔ بون نے ۴۲ مارک وا نے ۶۳ سٹیو وا نے ۶۵ اور ہیلی نے ۵۰ رنز بنائے۔ انگلینڈ کیطرف سے سمال نے ۱ ایکنیل نے ۲ جبکہ ڈیفریٹس اور کوچ نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔

ویسٹ انڈیز کے ریڈ سٹرپ کرکٹ ٹورنامنٹ کے میچوں کے تیسرے دن کے سکور

ریڈ سٹرپ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کے چار روزہ میچوں کے تیسرے دن کے کھیل کے سکور برج ٹاؤن میں گیانا پہلی اننگز ۱۸۲ رنز ۲۲۶ رنز چار کھلاڑی آؤٹ (کارل ہوپر ۱۰۰ ناٹ آؤٹ) بارباڈوس پہلی اننگز ۲۱۹ (میلکم مارشل ۸۹ کرینچ ۶۷) کنگسٹن میں ترنی داد اور ٹوباگو پہلی اننگز ۲۲۵ دوسری اننگز تین کھلاڑی آؤٹ جمیکا پہلی اننگز ۱۵۷ رنز سینٹ جارج میں وائلڈ آئی لینڈ ۱۱۰ رنز (امبروز ۱۰ رنز دے کر ۶ کھلاڑی آؤٹ کئے) لی وارڈ آئی لینڈ ۲۱۴ آٹھ کھلاڑی آؤٹ (رچرڈز ۷۳)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان انسپکٹر وقف جدید کے بیٹے صباح الدین کا بایاں بازو ٹوٹ گیا ہے نیز ان کی اہلیہ صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔

○ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ بیگم مکرم بشیر احمد صاحب سیال بلڈ پریشر اور شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم معظم حسین صاحب بلوچ گردوں کی خرابی کے باعث علیل ہیں۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

نکاح

عزیزم مسعود احمد صاحب ابن چوہدری نثار احمد صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ کا نکاح عزیزہ شازیہ فرزانہ صاحبہ بنت چوہدری سعادت احمد خاں صاحب دارالرحمت ربوہ کے ہمراہ مبلغ ۲۵۰۰۰/- ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر ۱۴ دسمبر ۱۹۹۰ء کو مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت مبارک میں پڑھا۔ عزیز مسعود احمد صاحب محترم محمد طفیل صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کھرڑیانوالہ کے پوتے ہیں اور عزیزہ شازیہ فرزانہ صاحبہ محترم چوہدری برکت علی خاں صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید کی پوتی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔

ولادت

○ مکرم خالد مسعود مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۷ جنوری ۱۹۹۱ء کو کینیڈا میں دوسرا بیٹا عطا فرمایا۔ اس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منصور احمد مسعود مرزا عطا فرمایا ہے۔ بچہ بفضلہ تعالیٰ وقف نو میں شامل ہے۔

نومولود مکرم مرزا مسعود احمد صاحب برلاس منزل ربوہ کا پوتا اور مکرم مرزا فضل الرحمان صاحب آف ٹورنٹو کینیڈا کا نواسہ ہے

مکرم منور احمد صاحب سب انجینئر ایم۔ ای۔ ایس کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰۔ دسمبر ۱۹۹۰ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود ذیشان حیدر وقف نو میں شامل ہے۔ مکرم عبدالمنان صاحب شکور پارک ربوہ کا پوتا اور مکرم عبدالحمید خاں صاحب دارالعلوم ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔

نمایاں کامیابی

عزیز انس خالق ابن مکرم میاں عبدالخالق صاحب متعلم گورنمنٹ کالج آف کامرس راولپنڈی نے پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور کے زیر اہتمام ڈی کام کے سالانہ امتحان ۱۹۹۰ء میں ۵۲۵ نمبر حاصل کر کے اپنے کالج میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور بیش از پیش ترقیات کا موجب بنائے۔

خدام کی توجہ کے لئے

۲۔ مقابلہ مضمون نویسی بعنوان 'امانت' کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ جنوری ۹۱ء ہے۔

۳۔ اگلے سہ ماہی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "ایفائے عہد" ہے۔ اس کی آخری تاریخ ۱۵ اپریل ۹۱ء ہے۔

(مہتمم تعلیم)

ضرورت آیا

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ جونیئر سیکشن میں ایک آیا کی ضرورت ہے۔ خواہش مند خواتین اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ کو بھجوائیں۔

ادارہ الفضل کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ وفات یافتگان کے سلسلہ میں واقعات یا تاریخوں کو چیک کر سکے۔ یہ تمام تر ذمہ داری مضامین لکھنے والوں پر ہے۔ مہربانی فرما کر اس کا خیال رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل ۲۷۸۷۷ میں MRS MANIS W/O MIHAR JANENDRA پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن جابر انڈونیشیا - بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زمین برقبہ 290 مربع میٹر مالیتی 1.740.000/ روپے (۲) زرعی زمین برقبہ 1150 مربع میٹر مالیتی 2.415.000/ روپے (۳) حق مہر 200.000/ میزان 4.355.000/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200.000/ + 10.000/ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ - MANIS انڈونیشیا - گواہ شد نمبر ۱ - MIHARJA NENDRA خاوند موصیہ انڈونیشیا - گواہ شد نمبر ۲ NURSALI انڈونیشیا -

مسل ۲۷۸۷۸ میں MRS SUSIL-AWATI W/O ABDUL WAHAB MBSY پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت 3/7/1980 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) طلائی نکلس ۵ گرام مالیتی 122.500/ روپے (۲) طلائی انگوٹھی 3 گرام مالیتی 67.500/ روپے (۳) حق مہر 400.000/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30.000/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ MRS SUSILAWATI. انڈونیشیا - گواہ شد نمبر ۱ عبدالوہاب MBSY خاوند موصیہ انڈونیشیا - گواہ شد نمبر ۲ - DRS.MUH ARTO WINARJI انڈونیشیا -

مسل ۲۷۸۷۹ میں MRS. ROSI-NAH GONPOJA W/O RUJITO HADI پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت ۱۰/۲/۶۳ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - (۱) مکان مع زمین مالیتی 15.000.000/ روپے (۲) زمین برقبہ ۱۳۷۵ مربع میٹر مالیتی 6.750.000/ روپے (۳) دھان کا کھیت برقبہ ۱۰۰۰ مربع میٹر مالیتی 3.000.000/ روپے (۴) طلائی زیورات وزنی ۶۵ گرام مالیتی 1.495.000/ روپے (۵) حق مہر 230.000/ روپے میزان 26.475.000/ روپے - اس وقت مجھے مبلغ 75.000/ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی - میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - الامۃ MRS ROSINAH GONPOJW انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱ - DEDIS NASRULLAH انڈونیشیا - گواہ شد نمبر ۲ - محمود احمد ولد عبداللہ صاحب انڈونیشیا -

مسل ۲۷۸۸۰ میں خدیجہ کوثر زوجہ محمد اسحاق شور قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت 1965ء ساکن ۱۶ میکلوڈ روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) طلائی زیورات 7 تولہ اور ڈائمنڈ ٹاپس مالیتی 40.000/ روپے (۲) حق مہر 500/ روپے - اس وقت مجھے مبلغ 200/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ - خدیجہ کوثر زوجہ محمد اسحاق شور 17 میکلوڈ روڈ لاہور - گواہ شد نمبر ۱ - محمد اسحاق شور خاوند موصیہ - گواہ شد نمبر ۲ - محمد بشیر زیروی صدر حلقہ مزنگ لاہور -

مسل ۲۷۸۸۱ میں اطہر رشید ولد چوہدری رشید احمد صاحب قوم جاٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن H.M.C ٹیکسلا ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے - اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد - اطہر رشید A-4 کوارٹر 14/3 H.M.C ٹیکسلا ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ - لئیق احمد عابد نائب وکیل التبشیر ربوہ - گواہ شد نمبر ۲ - رشید احمد ولد چوہدری محمد علی صاحب والد موصی۔

مسل ۲۷۸۸۲ میں رسول بی بی بیوہ چوہدری رحمت علی صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - (۱) نقد رقم از فروخت شدہ جائیداد ۴۵۰۰/ روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ۱½ تولہ مالیتی ۵۰۰۰/ روپے (۳) حق مہر ۳۲/ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ - رسول بی بی بیوہ چوہدری رحمت علی ساکن مالو کے بھلی P/O قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ حال بھائی بھائی ٹریڈرز ربوہ - گواہ شد نمبر ۱ محمد اشرف 2/4 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۲ - عطاء اللہ ولد غلام حیدر 35/1 دارالفضل ربوہ۔

مسل ۲۷۸۸۳ میں نصیرہ بیگم زوجہ چوہدری عزیز احمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سالٹ ہاؤس کھیوڑہ ضلع جہلم - بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے - (۱) زیورات طلائی ۵ تولہ

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں کینسر

ڈاکٹر نعیم اے جعفری کہتے ہیں کہ پاکستان میں کینسر کے اکثر مریض اس وقت اپنی بیماری کی طرف توجہ دینا شروع کرتے ہیں۔ جب یہ بیماری بہت بڑھ چکی ہوتی ہے۔ حالانکہ بیماری کو روکنے کی بھی کوشش کی جا سکتی ہے اور اس کا امکان ہے کہ اسے روک لیا جائے اور بیماری شروع ہو جانے کے معاً بعد اس کی تشخیص بھی کی جا سکتی ہے۔ اور اس کا علاج آسان بھی ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کینسر سے اسی لئے لوگ بہت زیادہ خوف زدہ ہیں کہ اس کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ نہایت دردناک بیماری ہے۔ اور اس کا علاج بھی موجود نہیں ہے۔ یعنی جب کسی کے متعلق یہ پتہ چل جائے کہ اسے کینسر ہے تو سب سے پہلی بات جو سامنے آتی ہے وہ اس شخص کی موت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بات آج درست نہیں ہے۔ گذشتہ ۴۰ سال میں طبی دنیا میں بہت کچھ کینسر کے متعلق معلوم کیا جا چکا ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں اور اس کا علاج کس طرح کیا جانا چاہیئے یہ ساری باتیں ہر نئے دن زیادہ بہتر طریق پر سمجھ میں آ رہی ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کینسر کا علاج ہو جانے کے بعد یہ بیماری دوبارہ حملہ کر دیتی ہے۔ لیکن اس کے لئے بھی کچھ نہ کچھ کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ بیماری دوبارہ حملہ نہ کرے۔ وہ کہتے ہیں کہ کینسر کے تمام بیماروں کا ۸۵ فی صد ماحول کے نتیجے میں بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور اس ماحول میں ہوا بھی شامل ہے اور خوراک بھی اور ان کے علاوہ وہ چیزیں بھی جو ہم پہنتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کے ساتھ کسی نہ کسی طرح ہمارا واسطہ ہوتا ہے کھانے پینے پہننے اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے کی صورت میں وہ ہمارے کینسر کا باعث بن سکتی ہے۔ اگر یہ معلوم کیا جا سکے کہ ہمارے ماحول کی کون کون سی چیز کس کس طرح لوگوں پر اثر انداز ہوتی ہے تو اس بیماری کی شرح کو کم بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کا علاج بھی آسان ہو جاتا ہے۔

بقیہ: صـ۷ سے آگے

مالیتی ۷۵۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۱۰۰۰/- روپے (۳) سلائی مشین ۱۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نصیرہ بیگم ۳۲/۲ دار البرکات ربوہ حال سالٹ مائن کھیوڑہ۔ گواہ شد نمبر۱ عزیز احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ ممتاز نبی پنڈ دادنخان ضلع جہلم۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا ۱۵/- ، ۴۵/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/-
زدجام عشق ۱۲۰/-
تریاقِ معدہ ۸/- ، ۱۶/-
روشن کاجل ۵/-
سرمہ جواہر ۵/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون ۶۳۴

خبریں

ملکی خبریں

○ جھنگ میں کرفیو کے دوران جوتے بنانے والی ایک فیکٹری کو نذر آتش کر دیا گیا۔ تاہم مجموعی طور پر صورتحال بہتر ہونے کی وجہ سے منگل کے روز سے شہر کے بیشتر علاقوں سے کرفیو اٹھایا جا رہا ہے۔

○ وزیر اعظم نے دفترِ خارجہ میں خلیج کی صورتحال اور دیگر عالمی امور پر ایک بریفنگ میں شرکت کی۔ وزیرِ خارجہ، سیکرٹری خارجہ اور دیگر اعلیٰ حکام بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

○ سٹیٹ بنک نے اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا ہے کہ گذشتہ مالی سال کے دوران زرعی پیداوار، برآمدات اور سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا لیکن بجٹ کا خسارہ بڑھ گیا۔ مستقبل قریب میں بیرونی امداد ملنے کے مواقع روشن نہیں اسلئے غربت ختم کرنے کے لئے راست اقدامات کی ضرورت ہے۔

○ گوجرانوالہ اور منڈی بہاؤالدین میں ٹریفک حادثے میں ۱۰ افراد ہلاک اور ۲۲ زخمی ہو گئے مرنے والے ۶ افراد کی شناخت نہیں ہو سکی۔

○ حکومتِ پنجاب نے بسوں کے کرایہ میں ۲ پیسے فی کلومیٹر اضافہ کا اعلان کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ پہلے ۱½ پیسہ فی کلومیٹر اضافہ کیا گیا تھا مگر ٹرانسپورٹروں کے دباؤ کی وجہ سے کرایہ مزید بڑھا دیا گیا۔

○ وادی نیلم میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے دو افراد ہلاک ہو گئے۔ گذشتہ ہفتوں کے دوران ۲۰۰ کشمیری خاندان ہجرت کر کے پاکستان پہنچ گئے ہیں۔

○ گوجرانوالہ کے نواحی گاؤں چک ہندو میں نو افراد نے پتنگ بازی پر شروع ہونیوالی دشمنی کی بناء پر کلاشنکوف سے فائرنگ کر کے ایک ہی خاندان کے چھ افراد کو ہلاک کر دیا۔ مرنے والوں میں ایک عورت بھی شامل ہے۔ بعض ذرائع کے مطابق یہ واردات انتخابی رنجش کی بناء پر ہوئی ہے۔

○ اسلام آباد میں سینکڑوں طلبہ نے امریکن سنٹر کے سامنے مظاہرہ کیا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کر کے طلباء کو منتشر کر دیا اور ۶۷ طلباء گرفتار کر لئے۔ ۲۲ طلباء زخمی ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

○ یو۔این۔او کے سیکرٹری جنرل کے امن مشن کی ناکامی کے بعد فرانس نے خلیج کو جنگ سے بچانے کے لئے نئی تجاویز پیش کی ہیں جن پر سلامتی کونسل غور کرے گی۔ اس منصوبہ کے مطابق عراق کی طرف سے مرحلہ وار کویت کے انخلا کے عندیہ کے بعد مشرق وسطیٰ کے مسئلہ پر ایک کانفرنس کا انعقاد شامل ہے۔

○ تیونس میں تنظیم آزادی فلسطین کے دو رہنماؤں صالح خلف اور ابو الہول کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ ایک اور آدمی بھی حملہ میں مارا گیا ہے حملہ آوروں نے ابو الہول کی بیوی اور بیٹی کو یرغمال بنا لیا ہے۔

○ صدر صدام نے سعودی عرب کے نام ایک طویل پیغام میں جو ٹی وی پر نشر کیا گیا، کہا ہے کہ اپنی سرزمین پر غیر ملکی فوجیں بلا کر سعودی حکمرانوں نے عراق کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا ہے۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ روسی حکومت کی طرف سے لتھوانیہ میں طاقت کے استعمال کی وجہ سے صدر بش اور صدر گورباچوف کی آئندہ ماہ ہونے والی ملاقات کا پروگرام متاثر ہو سکتا ہے۔ یورپی برادری اور نیٹو کی تنظیم نے بھی کہا ہے کہ لتھوانیہ اور بالٹک ریاستوں میں روسی فوج کی کارروائیوں کی وجہ سے ان کے روس کے ساتھ معاہدوں پر اثر پڑے گا۔

○ اسرائیلی ہائی کورٹ نے حکم دیا ہے کہ یہودی باشندوں کی طرح غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے پر آباد فلسطینیوں کو بھی کیمیاوی حملے سے بچاؤ کے گیس ماسک مہیا کئے جائیں۔